اکائی–I

باب–1

انسانی جغرافیہ

نوعیت اور دائرہ کار

آپ درسی کتاب 'طبیعی جغرافیہ کے مبادیات' (این سی ای آر ٹی 2006) کے پہلے باب میں آپ ایک مضمون کی حیثیت سے جغرافیہ کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ کیا آپ کو اس کا کچھ مواد یاد ہے؟ اس باب میں آپ کو مجموعی طور پر جغرافیہ کی نوعیت سے متعارف کرایا گیا تھا۔ آپ جغرافیہ کی اہم شاخوں سے بھی واقف ہو چکے ہیں۔ اگر آپ اس باب کو دوبارہ پڑھیں گے تو آپ انسانی جغرافیہ کے تعلق کو اصل مضمون یعنی جغرافیہ سے بخوبی سمجھ پائیں گے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں مطالعاتی حیثیت سے جغرافیہ ایک تکمیلی، تجرباتی اور عملی مضمون ہے۔ اس طرح جغرافیہ کی رسائی وسیع ہے اور ہر وہ واقعہ یا مظہر جس میں تغیر زمان و مکان کی حیثیت سے ہوتا ہے اس کا جغرافیائی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ سطح زمین کو کس طرح دیکھتے ہیں؟ کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ زمین کے دو اجزائے ترکیبی ہیں: فطرت (طبیعی ماحول) اور زندگی کی شکلیں جس میں انسان بھی شامل ہے؟ اپنے گرد و پیش کی طبیعی اور انسانی اجزا کی فہرست تیار کیجیے۔ طبیعی جغرافیہ طبیعی ماحول اور انسانی جغرافیہ کا مطالعہ کرتا ہے اور ''انسانی جغرافیہ طبیعی/فطری اور انسانی دنیا کے درمیان ربط، انسانی مظاہر کی مکانی تقسیم اور یہ کیسے وجود میں آئے اور دنیا کے مختلف حصوں کے درمیان سماجی و معاشی تفریق کا مطالعہ کرتا ہے۔''[1]

آپ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ ایک مضمون کی حیثیت سے جغرافیہ کا بنیادی تعلق زمین کو بنی نوع انسان کے لیے گھر کی حیثیت سے سمجھنا ہے اور ان تمام عناصر کا مطالعہ کرنا ہے جن پر انسانی بقا کا دار و مدار ہے۔ اس طرح مطالعے کا سارا زور فطرت/قدرت اور بنی نوع انسان پر ہے۔ آپ محسوس کریں گے کہ جغرافیہ ثنویت (dualism) کا شکار ہو گیا اور ایک لمبی بحث اس بات پر چھڑ گئی کہ جغرافیہ کو ایک مضمون کی حیثیت سے **قانون ساز/اصول ساز** (کلیاتی یعنی nomothetic) ہونا چاہیے یا **بیانیہ** (نوعی مطالعہ یعنی idiographic) ہونا چاہیے۔ کیا اس کے مواد مضمون کو منظم کرنا چاہیے اور اس کے مطالعے کا طریقہ **علاقائی** (regional) ہو یا **نظامی** (systematic)؟ آیا جغرافیائی مظاہر کی تشریح نظریاتی طور پر کی جانی چاہیے یا تاریخی ادارہ جاتی رسائی کا استعمال کیا جانا چاہیے۔ یہ ذہنی مشق کے

1۔ ایگینیو جسے لیونگ اسٹون، ڈیوڈ این، اور روجرس اے۔: (1996) بلیک ویل پبلشنگ لمیٹیڈ، مالدین، یو۔ ایس۔ اے صفحہ 1 اور 2۔

© NCERT not to be republished

مسائل رہے ہیں لیکن آخر میں آپ اس بات کی تائید کریں گے کہ طبیعی اور انسانی کے مابین تضاد کوئی بہت زیادہ قابل اعتنا نہیں ہے کیوں کہ فطرت اور بنی نوع انسان لاینفک عناصر ہیں اور انھیں مجموعی طور پر دیکھنا چاہیے۔ قابل توجہ امر یہ ہے کہ طبیعی اور انسانی مظاہر دونوں کے بیان میں استعارے کے طور پر اعضائے انسانی کی علامات کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ہم اکثر 'روئے' زمین، طوفان کی 'آنکھ'، ندی کا 'دہانہ'، گلیشیر کی 'ناک'، خاکنائے کی 'گردن' مٹی کا 'نیم رخ' کی بات کرتے ہیں۔ اسی طرح علاقے، گاؤں، قصبات کو عضویہ (organism) کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ سڑکوں، ریلوں اور آبی راستوں کے جال کو اکثر 'شریانی گردش' (arteries of circulation) کہا جاتا ہے۔ کیا آپ اس طرح کی اصطلاحات اور تعبیروں کو اپنی زبان میں تلاش کرسکتے ہیں؟ اب بنیادی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم فطرت اور انسان کو الگ کرسکتے ہیں جب کہ وہ اندرونی طور پر ایک دوسرے میں گندھے ہوئے ہیں؟

انسانی جغرافیہ کی تعریف

- ''انسانی جغرافیہ انسانی سماج اور سطح زمین کے مابین امتزاجی مطالعہ ہے'' ریٹزل

مذکورہ بالا تعریف میں امتزاج پر زور دیا گیا ہے۔

- ''انسانی جغرافیہ مضطرب انسان اور ناپائدار زمین کے درمیان بدلتے تعلقات کا مطالعہ ہے'' ایلن سی سیمپل

سیمپل کی تعریف میں تعلق میں حرکت ایک کلیدی لفظ ہے۔

- ''ہماری زمین کو چلانے والے طبیعی قوانین اور اس پر بودوباش کرنے والے جانداروں کے درمیان تعلقات کے امتزاجی ادراک کے نتیجے میں ابھرنے والا تصور''

پال وائڈل ڈی لابلاش

انسانی جغرافیہ زمین اور انسانوں کے مابین باہمی تعلقات کا نیا تصور پیش کرتا ہے۔

انسانی جغرافیہ کی نوعیت

NATURE OF HUMAN GEOGRAPHY

انسانی جغرافیہ طبیعی ماحول اور انسانوں کے باہمی تفاعل سے پیدا شدہ سماجی ثقافتی ماحول کے درمیان باہمی تعلقات کا مطالعہ کرتا ہے۔ آپ نے گیارھویں جماعت میں 'طبیعی جغرافیہ کے مبادیات' (این سی ای آر ٹی 2006) کے تحت طبیعی ماحول کے عناصر کا مطالعہ کرلیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ عناصر زمینی ہیئت، مٹی، آب و ہوا، پانی، قدرتی نباتات اور مختلف اقسام کے پودوں اور جانوروں پر مشتمل ہیں۔ کیا آپ ان عناصر کی فہرست تیار کرسکتے ہیں جنھیں انسانوں نے طبیعی ماحول کے ذریعہ فراہم کردہ اسٹیج پر اپنی سرگرمیوں سے پیدا کیا ہے؟ طبیعی ماحول کے ذریعہ فراہم کردہ وسائل کا استعمال کرکے انسانوں نے گھر، گاؤں، شہروں، سڑکوں، ریلوں کا جال، کارخانے، کھیت، بندرگاہوں، روزانہ استعمال کی چیزیں اور مادی تہذیب کے تمام دیگر عناصر کی تخلیق کی ہے۔ جہاں انسانوں نے ہمارے طبیعی ماحول کو کافی حد تک بدلا ہے وہیں اس ماحول نے بھی بدلے میں انسانی زندگی کو متاثر کیا ہے۔

انسانوں کی فطری تطبیق اور فطرت کی انسانی تطبیق

(Naturalisation of Humans and Humanisation of Nature)

انسان اپنے طبیعی ماحول کے ساتھ ٹکنالوجی کی مدد سے تفاعل کرتا ہے۔ یہ اہم نہیں ہے کہ انسان کیا پیدا کرتا ہے یا کس چیز کی تخلیق کرتا ہے بلکہ سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وہ کن آلات و تکنیک کی مدد سے ان اشیا کو پیدا کرتا ہے یا ان کی تخلیق کرتا ہے۔

ٹکنالوجی سماج کی ثقافتی ترقی کا آئینہ دار ہے۔ انسانوں نے فطری اصولوں کو اچھی طرح سمجھنے کے بعد ٹکنالوجی کو فروغ دیا۔ مثال کے طور پر رگڑ اور گرمی کے تصور کی سمجھ سے ہم نے آگ کو تلاش کرلیا۔ اسی طرح ڈی این اے (DNA) اور نسلی علوم کی سمجھ سے ہم اس قابل بن گئے کہ کئی بیماریوں پر فتح پاسکیں۔ ہم نے فضائی تحریکات (aerodynamics) کے اصولوں کا استعمال کرکے تیز رفتار ہوائی جہازوں کو بنایا۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ٹکنالوجی کو فروغ دینے میں فطرت کے بارے میں معلومات کافی اہم ہیں کیونکہ ٹکنالوجی انسانوں کو جکڑنے والے ماحول کی بیڑیاں کھولتی ہے۔ اپنے فطری ماحول کے

© NCERT not to be republished

ساتھ ان کی باہمی کارکردگی کے اولین مراحل میں انسان فطرت سے کافی متاثر تھے۔ کیوں کہ ٹکنالوجی کی سطح کافی نیچے تھی اور انسانی سماجی ترقی بھی ابتدائی مرحلے میں تھی۔ ابتدائی انسانی سماج اور فطرت کی مضبوط طاقتوں کے درمیان اس قسم کے تعامل کو ماحولیاتی جبریت **(environmental determinism)** کی اصطلاح دی گئی تھی۔ بہت ہی کم تکنیکی ترقی کے اس مرحلے پر ہم فطرت کے زیر اثر انسان کی موجودگی کا تصور کر سکتے ہیں جو قدرت کو سنتا تھا، اس کے قہر سے ڈرتا تھا اور اس کی پرستش کرتا تھا۔

انسانوں کی فطری تطبیق

بندا وسطی ہندوستان کے ابوجھ ماڑ علاقے کے جنگلات میں رہتا ہے۔ اس کا گاؤں جنگل کے وسط میں تین گھروں پر مشتمل ہے۔ یہاں تک کہ اس علاقے میں چڑیاں یا آوارہ کتوں کو بھی نہیں دیکھا جا سکتا جو عام طور پر گاؤں میں اکٹھا ہو جاتے ہیں۔ ستر ڈھانپنے والے چھوٹے کپڑے کو پہنے ہوئے اور ہاتھ میں کلہاڑی لیے وہ خراماں خراماں پینڈا (جنگل) کا سروے کرتا ہے جہاں اس کے قبیلے والے ابتدائی قسم کی زراعت کرتے ہیں جسے انتقالی زراعت کہا جاتا ہے۔ بندا اور اس کے دوست جنگل کے ایک چھوٹے ٹکڑے کو جلاتے ہیں تا کہ اسے زراعت کے لیے صاف کر سکیں۔ جلے ہوئے پیڑ پودوں کی راکھ کا استعمال مٹی کو زرخیز بنانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ بندا خوش ہے کہ اس کے ارد گرد مہوا کے درخت پھل دار ہو گئے ہیں۔ جیسے جیسے وہ مہوا، پلاش اور سال کے ان درختوں کو دیکھتا جاتا ہے جن کی پناہ میں اس کا بچپن گذرا ہے وہ سوچتا ہے میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ اس خوبصورت کائنات کا ایک حصہ ہوں۔ سبک رفتاری سے جنگل طے کرتے ہوئے بندا ایک ندی تک پہنچتا ہے۔ جب وہ چلّو بھر پانی اٹھانے کے لیے جھکتا ہے تو جنگل کے دیوتا لوئی، لوگی کا شکریہ ادا کرتا ہے جس نے اس کی پیاس بجھانے کی اجازت دی۔ اپنے دوستوں کے ساتھ چلتے ہوئے وہ رس دار پتیوں اور جڑوں کو چباتا ہے۔ لڑکے جنگل سے گُھرا اور کچلہ جمع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ خصوصی پودے ہیں جس کو بندا اور اس کے لوگ استعمال کرتے ہیں۔ اسے امید ہے کہ جنگل کا دیوتا اس پر مہربان ہو کر اسے ان جڑی بوٹیوں تک رہنمائی کرے گا۔ ان کی ضرورت چاند کی اگلی چودھویں تاریخ میں آنے والے مدھائی یا قبیلہ جاتی میلے میں بیچنے کے لیے تھی۔ وہ اپنی آنکھیں بند کر کے یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا کہ بڑے بزرگوں نے ان جڑی بوٹیوں کے بارے میں اسے کیا سکھایا تھا اور وہ کہاں ملیں گی۔ کاش! اس نے اور زیادہ توجہ سے بات سنی ہوتی۔ اچانک پتیوں میں کھڑکھڑاہٹ ہوئی۔ وہ جان گئے کہ کوئی باہری آدمی انھیں تلاشتے ہوئے جنگل میں آ گیا ہے۔ وہ اور اس کے دوست ایک ہی چھلانگ میں گھنے درختوں کے پیچھے غائب ہو گئے اور جنگل کا ایک حصہ بن گئے۔

باکس میں بیان کی گئی کہانی معاشی طور پر ابتدائی سماج سے تعلق رکھنے والے ایک کنبے کا فطرت کے ساتھ راست تعلق کی نمائندگی کرتی ہے۔ دیگر سماجوں کے بارے میں مطالعہ کیجیے جو اپنے قدرتی ماحول کے ساتھ مکمل ہم آہنگی میں رہتے ہیں۔ آپ کو احساس ہوگا کہ ایسے تمام حالات میں فطرت کی قوت غالب ہے، اس کی پرستش ہوتی ہے، اس کی تعریف کی جاتی ہے اور اسے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ ان کی زندگی کو باقی رکھنے والے وسائل کے لیے انسانوں کا فطرت پر براہ راست انحصار ہے۔ ایسے سماج کے لیے طبعی ماحول ''مادری فطرت'' بن جاتا ہے۔

گذرتے وقت کے ساتھ لوگ اپنے ماحول اور فطرت کی طاقت کو سمجھنے لگتے ہیں۔ سماجی اور ثقافتی ترقی کے ساتھ لوگ بہتر اور زیادہ کارآمد ٹکنالوجی کو فروغ دیتے ہیں۔ وہ ضروریات کی بندش سے نکل کر آزادی کی حالت میں پہنچ جاتے ہیں۔ ماحول سے حاصل وسائل سے کئی امکانات پیدا کرتے ہیں۔ انسانی سرگرمیوں سے ثقافتی نقش زمین کی سطح پر ہیں۔ انسانی سرگرمیوں کا نقش ہر جگہ بنتا ہے: اونچے پہاڑوں پر صحت افزا ہوٹل، عظیم شہری پھیلاؤ، کھیت، میدانوں اور ڈھلواں پہاڑیوں میں باغات اور چراگاہیں، ساحل سمندر پر بندرگاہیں، سطح سمندر پر بحری راستے اور خلا میں مصنوعی سیارے۔ اولین اسکالروں نے اسے امکانیت **(possibilism)** کا نام دیا۔ قدرت مواقع فراہم کرتی ہے اور انسان ان کا استعمال کرتا ہے اور آہستہ آہستہ فطرت پر انسانی اثر دکھائی پڑنے لگتا ہے اور اس پر انسانی کوششوں کا نقش چھپ جاتا ہے۔

فطرت کی انسانی تطبیق

ٹرون ڈھائم کے شہر میں جاڑے کا مطلب ہے تیز و تند ہواؤں کا چلنا اور بھاری برف باری۔ مہینوں تک آسمان کالا رہتا ہے۔ کاری 8 بجے صبح اس اندھیرے میں کام پر جانے کے لیے کار چلاتی ہے۔ اس نے جاڑے کے لیے خصوصی ٹائر لگا رکھے ہیں اور اپنے طاقت ور کار کی ہیڈ لائٹ جلائے رکھتی ہے۔ اس کے آفس کو آرام دہ حد تک 23 ڈگری سینٹی گریڈ پر مصنوعی طور پر گرم رکھا جاتا ہے۔ یونیورسٹی کا کیمپس جس میں وہ کام کرتی ہے ایک بڑے شیشے کے گنبد کے نیچے بنا ہوا ہے۔ یہ گنبد جاڑے میں برف کو باہر رکھتا ہے اور گرمی میں دھوپ کو آنے دیتا ہے۔ درجہ حرارت کو

© NCERT not to be republished

احتیاط کے ساتھ کنٹرول کیا جاتا ہے اور روشنی کا مناسب انتظام ہے۔ اگرچہ ایسے سخت موسم میں تازہ سبزیاں اور پودے نہیں اگتے ہیں، پھر بھی کاری کے میز پر باغیچہ لگا ہے اور وہ منطقہ حارہ کے پھل جیسے کیلے اور کیوی مزے سے کھاتی ہے۔ یہ گرم علاقوں سے لگاتار آتے رہتے ہیں۔ کمپیوٹر کے ماؤس کے ایک کلک کے ساتھ کاری دہلی میں دوستوں سے رابطہ قائم کر لیتی ہے۔ وہ اکثر صبح کی فلائٹ سے لندن جاتی ہے اور شام کو وقت پر لوٹتی ہے تاکہ اپنا من پسند ٹی وی سیریل دیکھ سکے۔ گرچہ کاری کی عمر پچاس سال ہے لیکن وہ دنیا کے دیگر حصوں میں رہنے والے تیس سال کے بہت سے لوگوں سے کم عمر کی نظر آتی ہے۔

کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ اس طرح کی طرز زندگی کیسے ممکن ہوئی؟ یہ وہ ٹکنالوجی ہے جس کی وجہ سے ٹرون ڈھائم کے لوگ اور دیگر فطرت کے ذریعہ عائد کردہ پابندیوں پر قابو پاسکے۔ کیا آپ کو اس طرح کی دوسری مثالیں معلوم ہیں۔ ایسی نظیروں کو ڈھونڈھنا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔

ایک جغرافیہ داں گرفتھ ٹیلر (Griffith Taylor) نے ایک دوسرا تصور پیش کیا جو **ماحولیاتی جبریت (Environmental Determinism)** اور **امکانیت (Possibilism)** کے مابین درمیانی راستہ پیش کرتا ہے اس نے اسے **نوجبریت (Neodeterminism)** یا جبریت کو روکیں اور آگے بڑھیں کا نام دیا۔ آپ میں سے جو لوگ شہر میں رہتے ہیں یا شہر کو دیکھا ہے انھوں نے دیکھا ہوگا کہ چوراہے پر ٹریفک کو روشنی کے ذریعہ چلایا جاتا ہے۔ لال روشنی کا مطلب ہے ''رک جاؤ''، پیلی روشنی لال اور ہری روشنی کے درمیان فاصلہ فراہم کرتی ہے تاکہ لوگ ''تیار'' ہو جائیں اور ہری روشنی کا مطلب ہے ''جاؤ''۔ اس تصور سے پتہ چلتا ہے کہ نہ تو کسی مطلق ضرورت (ماحولیاتی جبریت) کی حالت ہے اور نہ ہی مطلق آزادی (امکانیت) کی حالت ہے۔ دوسرے لفظوں میں انسان فطرت کی فرمانبرداری کر کے اسے قابو میں کر سکتا ہے۔ انسانوں کو لال سگنل کا مطلب سمجھنا ہوگا اور جب فطرت ترمیم کی اجازت دے تبھی اپنی ترقیاتی سرگرمیوں کو آگے بڑھائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک حد میں رہ کر امکانیات کو پیدا کیا جا سکتا ہے جو ماحول کو نقصان نہ پہنچائے ورنہ آزادانہ دوڑ حادثے سے خالی نہیں ہوتی۔ آزادانہ دوڑ کو ترقی یافتہ معیشت نے چنا اور اس کا نتیجہ پہلے ہی گرین ہاؤس اثر (greenhouse effect)، اوزون پرت کی بربادی، عالمی حرارت، گلیشیئروں کی پسپائی اور زمین کی پست کاری کی صورت میں نمودار ہو چکا ہے۔ نوجبریت تصوراتی طور پر کوشش کرتی ہے کہ ''یا تو یہ'' یا ''وہ'' کی ثنویت کو ختم کر کے توازن لایا جائے۔

انسانی جغرافیہ وقت کے گلیاروں سے

(Human Geography through the Corridors of Time)

روئے زمین پر انسانوں کی آمد کے ساتھ ساتھ مختلف ماحولیاتی ٹھکانوں میں مطابقت، ہم آہنگی اور ترمیم وتبدیلی کا عمل شروع ہو گیا۔ اس طرح اگر ہم تصور کریں کہ انسان اور ماحول کے باہمی تفاعل کے ساتھ انسانی جغرافیہ کا آغاز ہوا تو تاریخ میں اس کی جڑیں گہری نظر آتی ہیں۔ اس طرح انسانی جغرافیہ کے متعلقات میں ایک لمبا زمانی تسلسل ہے مگر انہیں تشریح کرنے کی رسائیاں وقت کے ساتھ بدل گئی ہیں۔ رسائی اور تاکید میں یہ تحریک مضمون کی فعال فطرت کی طرف غمازی کرتی ہے۔ پہلے مختلف سماجوں کے درمیان باہمی تفاعل کم تھا اور ہر ایک کے بارے میں معلومات بھی کم تھیں۔ سیاحوں اور کھوجیوں نے اپنے سیاحت کردہ علاقوں کے بارے میں معلومات کو پھیلانا شروع کیا۔ کشتی رانی کی مہارت ترقی یافتہ نہیں تھی اور سمندری اسفار خطرات سے پُر تھے۔ پندرھویں صدی کے آخر میں تلاش وجستجو کی مہم شروع ہوئی اور آہستہ آہستہ ممالک اور لوگوں کے فسانے اور راز کھلنا شروع ہوئے۔ نوآبادیاتی زمانے میں علاقوں کے وسائل تک پہنچنے کے لیے اور مندرج معلومات حاصل کرنے کے لیے تلاش کی رفتار مزید تیز ہو گئی۔ یہاں تفصیلی تاریخی محاسبہ کرنا مقصود نہیں ہے۔ بلکہ آپ کو ان اعمال سے واقف کرانا ہے جن کی بدولت انسانی جغرافیہ میں تیز تر ترقی ہوئی۔ اختصاری جدول 1.1 میں جغرافیہ کے ایک ذیلی میدان ہونے کی حیثیت سے انسانی جغرافیہ کے اہم مراحل اور تاکیدی علاقوں کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

© NCERT not to be republished

- انسانی جغرافیہ میں فلاح و بہبود یا انسانی مکتب فکر کا خصوصی تعلق لوگوں کے سماجی فلاح و بہبود کے مختلف پہلوؤں سے ہے۔ ان پہلوؤں میں رہائشی گھر، صحت اور تعلیم شامل ہیں۔ جغرافیہ دانوں نے پوسٹ گریجویٹ نصاب تعلیم میں سماجی فلاح و بہبود کا ایک پرچہ پہلے ہی شامل کر رکھا ہے۔
- بنیادی مکتب فکر نے غربت، محرومی اور سماجی عدم مساوات کی بنیادی وجہ کی توضیح کے لیے مارکس کے نظریے کا استعمال کیا ہے۔ ہم عصر سماجی مسائل سرمایہ دارانہ نظام کی ترقی کی وجہ سے ہیں۔
- کرداری مکتب فکر نے زندہ تجربات پر زیادہ توجہ دی اور قبیلہ، نسل اور مذہب وغیرہ پر مبنی سماجی زمروں کے ذریعہ مکانی تصور پر زور دیا ہے۔

انسانی جغرافیہ کے میدان اور ذیلی میدان (Fields and Sub-fields of Human Geography)

انسانی جغرافیہ جیسا کہ آپ نے دیکھا انسانی زندگی کے تمام عناصر اور اس مکان (Space) کے درمیان تعلق کی تشریح کرتا ہے جس میں یہ واقع ہوتے ہیں۔

اس طرح انسانی جغرافیہ بہت زیادہ بین مضامین (inter- disciplinary) فطرت کا حامل ہے۔ یہ سطح زمین پر انسانی عناصر کو سمجھنے اور تشریح کرنے کے لیے سماجی علوم کے دیگر مضامین کے ساتھ قریبی مواجہت قائم کرتا ہے۔ علم کی توسیع کے ساتھ نئے ذیلی میدان ابھر کر سامنے آتے ہیں اور یہ انسانی جغرافیہ کے ساتھ بھی ہوا ہے۔ آیئے ہم انسانی جغرافیہ کے میدان اور ذیلی میدانوں کی جانچ کریں (جدول 1.2)۔

آپ نے غور کیا ہوگا کہ یہ فہرست بڑی اور جامع ہے۔ یہ انسانی جغرافیہ کی توسیعی اقلیم کی عکاسی کرتی ہے۔ ذیلی میدان کے درمیان کی حدیں اکثر ایک دوسرے پر منطبق ہو جاتی ہیں۔ اس کتاب میں ابواب کی شکل میں آپ کو انسانی جغرافیہ کے مختلف پہلوؤں کے وسیع تر مشمولات فراہم کیے جائیں گے۔ مشق، سرگرمیاں اور کیس اسٹڈی آپ کو کچھ تجرباتی نظیریں فراہم کریں گے تاکہ آپ مواد مضمون کو بخوبی سمجھ سکیں۔

جدول 1.1 انسانی جغرافیہ کے وسیع مراحل اور تاکیدی علاقے

مدت	رسائیاں	وسیع خصوصیات
ابتدائی نوآبادیاتی زمانہ	تلاش اور بیان	استعماری اور تجارتی مفاد نے نئے علاقوں کی تلاش اور مہم جوئی پر آمادہ کیا۔ علاقے کا قاموسی بیان جغرافیہ دانوں کے محاسبے کا اہم پہلو بن گیا۔
بعد کا نوآبادیاتی زمانہ	علاقائی تجزیہ	علاقے کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی بیان کیا گیا۔ خیال یہ تھا کہ تمام علاقے کل (یعنی زمین) کا حصہ ہیں: لہٰذا کل کے اجزا کو سمجھنے کا مطلب ہے کل کو سمجھنا۔
1930 سے عالمی جنگوں کے درمیان کا زمانہ	علاقائی تفریق	کسی علاقے کی انفرادیت کی پہچان اور اس کی سمجھ پر توجہ کہ ایک علاقہ دوسرے سے کیسے اور کیوں مختلف ہے۔
1950 کی آخری دہائی سے 1960 کی آخری دہائی تک	مکانی تنظیم	کمپیوٹر اور بہترین شماریاتی آلات کے استعمال سے نشان زد۔ علم طبعیات کے اصولوں کو اکثر نقشے اور انسانی مظاہر کے تجزیہ میں استعمال کیا گیا۔ اس دور کو کمیتی انقلاب کا نام دیا گیا۔ اس کا اہم مقصد مختلف انسانی سرگرمیوں کے لیے نقشہ نویسی کے لائق نمونوں کی پہچان کرنا تھا۔

© NCERT not to be republished

1970 کی دہائی	انسانی، بنیادی اور کرداری مکتب فکر کا ظہور	کمیتی انقلاب سے مایوسی اور جغرافیہ کی غیر انسانی کارکردگی کے طرز کی وجہ سے 1970 کے عشرے میں انسانی جغرافیہ کے تین نئے مکتب فکر سامنے آئے۔ان مکاتب فکر کے عروج سے انسانی جغرافیہ کو زیادہ سے زیادہ سماجی و سیاسی اصلیت کے حسب حال کیا گیا۔ان مکاتب فکر کے بارے میں مزید معلومات کے لیے مندرجہ ذیل باکس کا مطالعہ کیجیے۔
1990 کی دہائی	جغرافیہ میں مابعد جدیدیت (post-modernism)	انسانی حالات کی تشریح کرنے والے آفاقی اصولوں کی موزونیت اور بڑے تعمیم پر سوالات کیے گئے۔ ہر مقامی سیاق وسباق کو اس کے اپنے صحت کے اعتبار سے سمجھنے پر زور دیا گیا۔

جدول 1.2 :انسانی جغرافیہ اور سماجی علوم کے ہمسر مضامین

انسانی جغرافیہ کے میدان	ذیلی میدان	سماجی علوم کے ہمسر مضامین سے مواجہت
سماجی جغرافیہ	—	سماجی علوم ۔ علم سماجیات
	کرداری جغرافیہ	علم نفسیات
	سماجی بہبود کا جغرافیہ	بہبودی معیشت
	مہلت کا جغرافیہ	علم سماجیات
	ثقافتی جغرافیہ	علم الانسان
	جنسی جغرافیہ	علم سماجیات، علم الانسان، مطالعات نسواں
	تاریخی جغرافیہ	علم تواریخ
	طبی جغرافیہ	علم امراض وبائی
شہری جغرافیہ	—	مطالعات شہری ومنصوبہ بندی
سیاسی جغرافیہ	—	علم سیاسیات
	انتخابی جغرافیہ	علم رائے دہندگان
	عسکری جغرافیہ	علم عسکریت
آبادی جغرافیہ	—	علم آبادیات
آبادکاری جغرافیہ	—	شہری/ دیہی منصوبہ بندی

© NCERT not to be republished

معاشی جغرافیہ	—	علم معاشیات
	جغرافیہ وسائل	وسائل معاشیات
	زرعی جغرافیہ	زراعتی علوم
	صنعتی جغرافیہ	صنعتی معاشیات
	بازار کا جغرافیہ	کاروباری مطالعات، علم معاشیات، کامرس
	سیاحتی جغرافیہ	سیاحت اور اسفاری بندوبست
	بین الاقوامی تجارت کا جغرافیہ	عالمی تجارت

مشق

1۔ ذیل میں دیے گئے چار متبادل میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) مندرجہ ذیل میں سے کون سا بیان جغرافیہ کی تشریح نہیں کرتا ہے۔

(a) ایک تکمیلی مضمون ہے۔

(b) انسانوں اور ماحول کے درمیان باہمی تعلق کا مطالعہ ہے۔

(c) ثنویت سے دوچار ہے۔

(d) ٹکنالوجی کی ترقی کی وجہ سے موجودہ وقت میں مفید نہیں ہے۔

(ii) مندرجہ ذیل میں سے کون جغرافیائی معلومات کا وسیلہ نہیں ہے۔

(a) سیاحوں کی سرگذشت

(b) قدیم نقشے

(d) چاند سے لائے گئے چٹانی مادوں کے نمونے

(d) قدیم رزمیہ نظمیں

(iii) لوگوں اور ماحول کے درمیان مندرجہ ذیل میں سے کون سب سے اہم عامل ہے؟

(a) انسانی ذہانت (b) ٹکنالوجی

(c) لوگوں کا ادراک (d) انسانی بھائی چارہ

© NCERT not to be republished

(iv) مندرجہ ذیل میں سے کون انسانی جغرافیہ کی رسائی نہیں ہے؟

(a) علاقائی تفریق (b) کمیتی انقلاب

(c) مکانی تنظیم (d) کھوج اور بیان

2۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تقریباً 30 الفاظ میں دیجیے۔

(i) انسانی جغرافیہ کی تعریف بتائیے۔

(ii) انسانی جغرافیہ کے ذیلی میدانوں کے نام بتائیے۔

(iii) انسانی جغرافیہ دیگر سماجی علوم سے کیسے متعلق ہے؟

3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے جو 150 الفاظ سے زائد نہ ہوں۔

(i) انسانوں کی فطری تطبیق کی تشریح کیجیے۔

(ii) انسانی جغرافیہ کے دائرہ کار پر ایک نوٹ لکھیے۔

© NCERT not to be republished